93432 ـ روزہ ركھ كراپنےملك آئے تو وہاں رمضان كا چاند نظر ہى نہيں آيا

سوال

ميرا سوال دو ملكوں ميں رؤيت ہلال مختلف ہونے كے باوجود روزہ ركھنا فرض ہونے كے متعلق ہے، ہم سعودى عرب سے رمضان المبارك كا چاند نظر آنے كے بعد اپنے ملك اردن گئے اور وہاں ظہر كے بعد پہنچے تو اردن ميں رمضان كا چاند نظر نہيں آيا تھا، بہت سےمسافروں نے شرعى حكم معلوم نہ ہونے كى بنا پر روزہ نہيں ركھا تھا، ا سكا حكم كيا ہے ؟
كيا وہ اس دن كا روزہ قضاء كرينگے ؟
اور جنہوں نے روزہ ركھا تھا تو كيا ان كا روزہ صحيح ہے، اور آيا وہ اردن كے ساتھ رمضان المبارك مكمل كرينگے، چاہے ان كے روزوں كى تعداد اكتيس دن ہو جائے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

سوال نمبر (50487) كے جواب ميں يہ بيان ہو چكا ہے كہ چاند كے مطلع جات مختلف ہوتے ہيں، اور مطلع مختلف ہونے كى بنا پر ہر ملك كى رؤيت بھى مختلف ہے، اور كسى ايك ملك اور علاقے ميں چاند نظر آنے سے دوسرے ملك والوں پر روزہ ركھنا فرض نہيں ہو جاتا.

دوم:

ظاہر تو يہى ہوتا ہے ـ و اللہ اعلم ـ جو كسى ايسے ملك ميں ہو جہاں رمضان كا چاند نظر آ جائے تو اس پر وہاں كے باشندوں كےساتھ روزہ ركھنا واجب ہوتا ہے، حتى كہ اگر وہ اسى دن ايسے ملك چلا جائے جہاں رمضان كا چاند نظر نہ آيا ہو، يہ اس ليے كہ رمضان كا چاند نظر آجانے كى بنا پر اس دن كا روزہ اس پر فرض ہو چكا ہے كيونكہ وہ اس ملك ميں تھا جہاں چاند نظر آ گيا اور چاند نظر آنے كے بعد وہ دوسرے ملك گيا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تم ميں سے جو شخص بھى اس مہينہ كو پائے اسے ا سكا روزہ ركھنا چاہيے البقرة (185).

اور اس شخص نے اس ماہ کو پا لیا ہے اس لیے اس پر ا سکا روزہ رکھنا فرض ہے.

سوم:

رہا یہ مسئلہ کہ مہینہ کے ایام کو شمار کرنا، کہ اس میں اعتبار کہاں کا ہوگا، اور یہ اختلاف کہ آیا وہ پہلے ملك کے مطابق رمضان کا مہینہ پورا کرے، یا کہ اس ملك کے حساب کے مطابق جہاں وہ منتقل ہوا ہے ؟

تو اس میں بہت سے فقہاء نے جو قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ:

جس ملك میں وہ منتقل ہوا ہے ا سکا اعتبار کیا جائیگا، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ " المجموع " (6 / 274) میں بیان کرتے ہیں:

تو اگر دوسرے ملك کے باشندوں نے تیس روزے پورے کیے تو وہ ان کے ساتھ ہی روزے رکھےگا ۔ چاہے اس کے اعتبار سے وہ اکتیسواں روز ہو ۔ لیکن اگر وہ انتیس روزے رکھتے ہیں تو پھر اس میں کوئی اشکال ہی باقی نہیں رہتا، کیونکہ اس طرح ا سکا وہ تیسواں روزہ ہوگا، اور مہینہ کبھی انتیس اور کبھی تیس یوم کا ہوتا ہے .

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر اس نے کسی ایك ملك میں رہتے ہوئے روزے رکھنے شروع کر دیے اور پھر وہ دور کے ملك سفر کر گیا جہاں پہلے ملك میں چاند نظر آنے کے وقت چاند نہیں دیکھا گیا تو وہ روزہ کی ابتدا سے تیس روزے مکمل کرے (اگر ہم یہ کہیں کہ) ہر ملك کے لیے ا سکا حکم ہے، تو اس میں دو وجہیں ہیں (ان میں صحیح ترین یہ ہے کہ) اسے ان کے ساتھ ہی روزے رکھنا ہونگے، کیونکہ وہ ان کے ساتھ شامل ہو گیا ہے.

اور اگر اس نے ایك ملك میں چاند دیکھا اور پھر اس نے عید بھی وہیں کی اور اس کے بعد بحری جہاز کسی ایسے ملك لے گیا کہ وہاں کے باشندے ابھی روزے کی حالت میں تھے تو کیا کرے ؟

شیخ ابو محمد کہتے ہیں: جب ہم یہ کہیں کہ ہر ملك کا اپنا حکم ہے تو اسے اس دن کا باقی حصہ بغیرکچھ کھائے پیئے گزارنا ہوگا " انتہی.

دیکھیں: المجموع (6 / 274).

اور ابن حجر الہیتمی رحمہ اللہ کی کتاب " تحفۃ المحتاج " میں ہے:

" مطلع جات مختلف ہونے کی بنا پر اگر ہم دوسرے ملك کے باشندوں پر روزہ رکھنا واجب نہیں کرتے، تو اگر ایك

شخص چاند نظر آنے والے ملك سے اس ملك سفر كرجائے تو صحيح يہى ہے كہ وہ ان كے ساتھ روزے ختم كرنے ميں موافقت كريگا، چاہے اس نے تيس پورے بھى كر ليے ہونگے؛ كيونكہ جب وہ وہاں منتقل ہو گيا تو وہ بھى ان جيسا ہى ہو گيا ہے " انتہى.

ديكھيں: تحفۃ المحتاج (3 / 383).

اور حنابلہ كى كتاب " الانصاف " ميں درج ہے:

" الرعايۃ الكبرى ميں كہا ہے: اگر جمعہ كى رات چاند نظر آنے والے ملك سے ہفتہ كى رات چاند نظر آنے والے ملك كوئى سفر كر جائے، اور اسنے اپنا مہينہ مكمل كر ليا، ليكن اس ملك كے باشندوں نے چاند نہ ديكھا تو وہ بھى ان كے ساتھ ہى روزہ ركھےگا " انتہى.

ديكھيں: الانصاف (3 / 273).

اس حكم كو بيان كرنے ميں ہمارى اس ويب سائٹ پر دور حاضر كے بہت سے علماء كرام كے فتاوى جات بھى نقل كيے گئے، آپ انہيں ديكھنے كے ليے سوال نمبر (38101) اور (45545) اور (71203) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے اس سے حاصل يہ ہوا كہ:

صحيح يہى تھا كہ آپ روزہ ركھتے اور اس دن كا روزہ مكمل كرتے كيونكہ يہ رمضان كى يكم تاريخ تھى، اس ليے كہ آپ ايسے ملك ميں تھے جہاں چاند نظر آ چكا تھا، اس ليے آپ كے ليے روزہ ركھنا واجب تھا، چاہے آپ اسى روز اپنے ملك - جہاں ابھى رمضان كا چاند نظر آنے كا اعلان نہيں ہوا تھا - چلے جائيں.

پھر جب آپ اس ملك چلے گئے جو پہلے ملك سے چاند نظر آنے ميں ايك دن پيچھے ہے تو آپ وہاں كے لوگوں كے ساتھ روزے ركھنے كا اہتمام كرنا لازم ہے، چاہے آپ كے روزے اكتيس بھى ہو جائيں.

واللہ اعلم .